میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

جمعرات، 3 ربیع الاول، 1441ھ | 31/10/2019 | نمبر 1441/17

پریس ریلیز

جمہوری سیاست صرف گروہی مفادات کی لڑائی ہے

دھرنوں، مارچوں کے مصنوعی پلیٹ لیٹس سے مردہ جمہوری نظام میں جان نہیں ڈالی جاسکتی

جمہوری سیاست میں عام عوام کیلئے کچھ بھی نہیں رکھا، جمہوری سرکس اور تماشے صرف اشرافیہ کے گروہوں کے آپسی مفادات کی جنگ سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ پچھلی نام نہاد تبدیلیوں کے بعد عوام نے 'مدینہ کی ریاست' بنانے والوں کے دعوے بھی دیکھ لیئے۔ اب یہ جمہوری نظام قبر میں پیر لٹکائے کھڑا ہے اور دھرنوں، مارچوں کے مصنوعی پلیٹ لیٹس سے اسے نہیں بچایا جاسکتا۔ آئی ایم ایف کے ہرکاروں کی اس حکومت میں عوام کا بھرکس نکال دیا گیا ہے اسلیئے عوام فطری طور پر اس حکومت کی ہر مخالفت کو موہوم سی امید کی نظروں سے دیکھتے ہیں، تاہم فکر اور تاریخ کا سبق تلخ ہے۔ مشرف کی اسلام دشمن پالیسیوں کے ردعمل میں وکلاء تحریک "ریاست ہو گی ماں کے جیسی" کا نعرہ لگا کر سامنے آئی، اور عوام کی گود میں زرداری سرکار کا تحفہ رکھ کر واپس مدہوشی کی کیفیت (hibernation) میں چلی گئی۔ نواز، زرداری کی کرپشن کے خلاف 'صاف چلی شفاف چلی" اور 'مدینہ کی ریاست' کے نام پر آنے والی عمران حکومت نے پورا ملک ہی آئی ایم ایف کے حوالے کر دیا۔ عوام ابھی بھی دوالفقار علی بھٹو کی نام نہاد تبدیلی نہیں بھولے۔ اپوزیشن پارٹیوں کا 'آزادی مارچ' بھی پچھلے تماشوں سے ذرا مختلف نہیں!

اسلام میں سیاست جمہوری سیاست کی مانند نہیں جس کی نظر میں 'جنگ اور سیاست میں سب کچھ جائز ہے' یا سیاست 'ممکنات کا کھیل' (art of possibilities) ہے کہ کسی بھی طریقے سے اپنا ذاتی اور گروہی مفاد حاصل کرو۔ نہیں! بلکہ اسلام میں سیاست انبیاء کا طریقہ کار اور اعلیٰ ترین عبادت ہے۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛" كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ"، **"بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے"** (متفق علیہ)۔ اور یہ شریعت کے ذریعے امت کے امور کی گورننس اور دیکھ بھال کا نام ہے۔ اسلامی ریاست میں حکومتی اور اپوزیشن جماعتوں کا کوئی روایتی تصور نہیں بلکہ ہر جماعت اسلام کے روسے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے کی پابند ہے جو خلافت اور خلیفہ کو مضبوط بھی کرتی ہے اور اسلام سے روگردانی کی صورت میں اس کا کڑا احتساب بھی کرتی ہے۔

مکمل اسلام اور خلافت سے کم ہر تبدیلی فراڈ اور ڈھکوسلہ ہے۔ جو صرف امت کا وقت اور توانائی برباد کرتی ہے۔ اہل قوت پر لازم ہے کہ ان گروہی مفادات کے کھیلوں سے نکل کر ایک ہی بار میں خلافت کے قیام کیلئے حزب التحریر کو نصرہ دیں تاکہ جابرانہ انٹرنیشنل ورلڈ آرڈر کو ہلا کر رکھ دیا جائے اور دنیا میں ایک بار پھر اسلام کی حکمرانی کا آغاز ہو، خصوصاً ایک ایسے وقت میں جب عرب و عجم میں عوام بار بار اس نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہو رہے ہیں اور امریکہ ان خطوں سے خود بھاگ کر اپنے ایجنٹوں کو اپنی ذمہ داریاں تفویض کر رہا ہے۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس